فرقہ غیر مقلدین

تالیف

مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر

اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

==

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

DifaAhleSunnat.com

ابتداء۔ برادران اسلام اس ملک پاک وہند میں بارہ صدیوں سے اسلام آیا ہوا ہے یہاں اسلام لانے والے۔ اسلام پھیلانے والے اور اسلام کو قبول کرنے والے سب کے سب اہل سنت والجماعت حنفی تھے۔ یہاں کے تمام مفسرین۔ محدثین۔ فقہاء اولیاء کرام اور سلاطین عظام اہل سنت والجماعت اور حنفی تھے۔

لیکن جب انگریز کے منحوس قدم یہاں آئے تو وہ یورپ سے ذہنی آوارگی مادر پدر آزادی اور دینی بے راہروی کی سوغات ساتھ لایا۔ اور مذہبی آزادی اور مذہبی تحقیق کے خوشنما اور دلفریب عنوانوں سے اس ملک میں خودسر اور متعصب فرقے کو جنم دیا اس فرقہ کا پہلا قدم سلف سے بدگمانی ہے اور اس کی انتہاء سلف پر بدزبانی ہے یعنی آپ یہ سمجھ لیں کہ اس فرقہ کا ہر شخص **اعجاب کل ذی رای برایه** پر نازاں ہونے کے ساتھ ساتھ **لعن آخر هذه الامة اولها** کا مصداق ہے۔ اس فرقہ کا ہر فرد اپنے آپ کو آئمہ اربعہ بلکہ صحابہؓ سے بھی برتر جانتا ہے۔ مولانا عبدالخالق صاحب خسر میاں نذیر حسین صاحب دہلوی (الحیات بعد الممات ص ۲۲۸ نتائج التقلید ص ۳) فرماتے ہیں ”سو بانی مبانی اس فرقہ نو احداث کا عبدالحق ہے جو چند دنوں سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین (سید احمد

شہید) نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا (تنبیہ الضالین ۱۳)

ام المومنینؓ کا گستاخ مولوی عبدالحق بنارسی (بانی غیر مقلدیت) نے برملا کہا کہ عائشہ علیؓ سے لڑی اگر توبہ نہ کی تو مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں اور ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں (کشف الحجاب ص ۴۲ قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی شاگرد شاہ اسحاقؒ)

پہلی شہادت

نواب صدیق حسن صاحب فرماتے ہیں ''اس زمانہ میں ایک ریا کار اور شہرت پسند فرقے نے جنم لیا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے لئے قرآن وحدیث کے علم اور ان پر عامل ہونے کے دعویدار ہیں حالانکہ علم وعمل وعرفان سے اس فرقہ کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ لوگ علوم آلیہ وعالیہ دونوں سے جاہل ہیں الحطہ ص ۱۵۳ اور یہ لوگ معاملات کے مسائل میں حدیث کی سمجھ اور سوجھ بوجھ سے بالکل عاری ہیں اور اہل سنت کے طریق پر ایک مسئلہ بھی استنباط نہیں کر سکتے یہ لوگ حدیث پر عمل کرنے کی بجائے زبانی جمع خرچ پر اور سنت کے اتباع کی جگہ شیطانی تسویلات پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور اس کو عین دین تصور کرتے ہیں...... یہ لوگ اسلام کی حلاوت، مٹھاس اور شیرینی سے خالی الذہن ہیں اور مسلمانوں کی نسبت بڑے تنگ دل ہیں۔ اہل اسلام بارہ میں بڑے سنگدل ہیں (الحطہ ص ۱۵۱) **یقولون عن خیرالبریة وهم شرالبریه** ص ۱۵۴) پھر خدا کی قسم کتنے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو خالص مؤحد کہتے ہیں اور دوسرے مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں حالانکہ یہ لوگ سب سے زیادہ غالی اور دین کے بارہ میں بڑے متعصب ہیں ص ۱۵۴ **افـمـا هـذا دیـن ان هـذا الافتتـه فی الارض وفسـاد کبیر** ص ۱۵۶ نواب صاحب نے اس فرقہ کے تقدس کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس زاہد کی مثال دی ہے جو اپنی مکاری اور عیاری سے خوب وعظ کرتا کہ سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال سے ڈراتا۔ قبر وحشر کے ہولناک مناظر بیان کرتا مگر موقع ملتے ہی سونے چاندی کے سب برتن چوری کر کے رفو چکر ہو جاتا تھا۔

نواب صاحب کا کلام واقعی کلام الملوک ملوک الکلام کا مصداق ہے۔ انہوں نے اس کو نوزائیدہ فرقہ کہا یعنی یہ حدیث تفرقہ کا مصداق ہے۔ (زجاجہ) علوم آلیہ وعالیہ اور استنباط سے جاہل کہا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ فرقہ **ضـلـوا فـاضـلـوا الـحـدیث** زجاجہ ص کا مصداق ہے۔ ان کے علمی سرمائے کو تسویلات شیطانیہ قرار دیا جو حق ہے **فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد** (زجاجہ) اور شیطان ہی پہلا غیر مقلد ہے۔ اور جس گلی میں حضرت فاروق اعظمؓ قدم رکھیں وہاں سے بھاگتا ہے۔ بیس تراویح، طلاق ثلاثہ فقہ سے انکار حضرت عمرؓ ہی کی مخالفت ہے۔

دوسری شہادت

غیر مقلدین کے مشہور محدث ومؤرخ مولانا محمد شاہجہاں پوری نے ۱۹۰۰ء ۱۳۱۹ھ میں الارشاد الی سبیل الرشاد نامی کتاب شائع کی اس میں لکھتے ہیں '' کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں پچھلے زمانہ میں شاذ ونادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے اپنے آپ کو تو وہ اہل حدیث یا محمدی یا مؤحد کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لا مذہب لیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لوگ نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسا کہ تحریمہ باندھتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں بنگالہ کے عوام ان لوگوں کو رفع یدینی بھی کہتے ہیں۔ (ص ۱۳ مع حاشیہ)

نوٹ: جب یہ فرقہ پیدا ہوا تو چونکہ یہ تقلید کو شرک و بدعت کہتا تھا اس لئے ان کو غیر مقلد کہا جانے لگا تاکہ پتہ چلے کہ یہ ایک منفی فرقہ ہے۔ جو تعمیر کی بجائے تخریب کے لئے تیار کیا جارہا ہے۔ پھر چونکہ یہ لوگ آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی سے منحرف ہو گئے تھے اس لئے لوگ ان کو لامذہب کہنے لگے۔

وہابی

چونکہ اس زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کی جماعت نے عرب میں قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ بہت سے مزارات کو گرایا'' اور سعود نے قبہ مزار نبی ﷺ کو ڈھانے کا قصد کیا مگر اس کا مرتکب نہ ہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے اور عثمانیوں کو حج سے مانع ہوا۔ اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام اور عجم کے لوگوں کو حج نصیب نہ ہوا (ترجمان وہابیہ ص ۳۶) اور اس نے عرب کے رہنے والوں خصوصاً حرمین شریفین کے رہنے والوں کو

بہت تکالیف دیں (ص ۴۰) اس لئے عالم اسلام میں ان کے خلاف کافی برہمی تھی۔ مولوی فضل رسول بدایونی نے اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے مجاہدین کو وہابی کہنا شروع کر دیا۔

(ترجمان وہابیہ ص ۴۴ و ص ۴۷)

اب غیر مقلدین کو فکر ہوئی کہ اس ملک میں وہابی مجاہد اسلام اور حکومت برطانیہ کے باغی کو کہتے ہیں کہیں ہمیں مجاہد نہ سمجھ لیا جائے اور انگریز بہادر کہیں ہمیں مشکوک نہ سمجھ لے۔ تو انہوں نے فوراً انگریز کو خوش کرنے کے لئے مرزا کی تلقید میں کتابیں لکھیں۔

ترجمان وہابیہ

نواب صدیق حسن نے ۱۳۱۲ھ میں یہ کتاب لکھی۔ جس میں لکھا کہ۔

خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے ملکر فتاویٰ ہندیہ یعنی فتاویٰ عالمگیری جمع کیا اور اس میں شیخ عبدالرحیم دہلوی والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بھی شریک تھے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۱۰۔۱۱)

سوال: غیر مقلدین ۵۰۰ علماء کے مقابلہ میں صرف پانچ علماء کا نام پیش کریں جنھوں نے اس وقت فتاویٰ عالمگیری کی تردید میں رسالے لکھے ہوں۔ ہم فی رسالہ دس ہزار روپے رائج الوقت انعام دیں گے۔

مجاہدین

حنفی تھے۔ کسی نے سنا ہوگا کہ آج تک کوئی موحد متبع سنت حدیث وقرآن پر چلنے والا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا ہو یا فتنہ انگیزی یا بغاوت پر آمادہ ہوا ہو جتنے لوگوں نے غدر میں شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے نہ متبع حدیث نبوی (غ۔م) ترجمان وہابیہ ص ۲۵ آہ جس انگریز نے تیرہ ہزار جید علماء حق کو تختہ دار پر لٹکایا ۲۷ ہزار اہل اسلام کو پھانسی دی اور سات دن تک قتل عام ہوتا رہا اور ہزاروں کو جلاوطن کر کے کالے

پانی بھیجاان کے بارہ میں نواب صدیق حسن لکھتا ہے ''اور حاکموں کی اطاعت اور رئیسوں کا انقیادان کی ملت میں سب واجبوں سے بڑا واجب ہے۔
(ترجمان وہابیہ ص ۲۹)

عجیب دلیل

نواب صاحب نے دلیل یہ دی کہ قرب قیامت میں ہر جگہ عیسائیوں کی حکومت ہوجائے گی۔ ان احادیث کے مطابق یہ انگریزی حکومت ہے اب ان سے لڑنا جہاد نہیں فساد ہے۔ سخت نادانی۔ بے وقوفی ناعاقبت اندیشی ہے اور پیغمبر صادق کے فرمان کی نافرمانی ہے۔
(ترجمان وہابیہ ۷)

متفقہ فتویٰ

جہاد اور جنگ مذہبی مقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند سے جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روئے شریعت اسلام عموماً خلاف وممنوع ہے اور جو لوگ بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند............ہتھیار اٹھاتے ہیں اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہیں کل ایسے لوگ باغی ہیں اور مستحق سزا کے مثل باغیوں کے شمار ہوتے ہیں۔ اس فتویٰ پر

تمام غیر مقلدین نے متفقہ طور پر دستخط کیے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۶۱)

بمقابلہ گورنمنٹ ہندفرقہ مؤحدین کو ہتھیار اٹھانا خلاف ایمان واسلام ہے۔ (ترجمان وہابیہ ص ۱۲۱)

محمد حسین بٹالوی

برٹش گورنمنٹ سے مذہبی جہاد کرنا ہرگز جائز نہیں۔ (الاقتصاد ص ۱۹)

دارالاسلام، ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دارالاسلام ہے اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سودان ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی و چڑھائی کرنا جائز نہیں ہے (الاقتصاد ص ۲۵) ان سے غدر کرنا اور جان مال سے تعرض کرنا صریح حرام ہے۔
(ص ۳۴)

اہلحدیث

یہ وہ لوگ ہیں جو تقریراً تحریراً حاضر وغائب خیر خواہی وفاداری گورنمنٹ کو دم بھرتے ہیں اور ان کی خدمت ومعاونت میں سرگرم ہیں ان ہی لوگوں میں پنجاب کے اہلحدیث داخل ہیں۔ پنجاب کی برٹش گورنمنٹ نے بھی اس کی تصدیق وتائید کر دی ہے۔
(الاقتصاد ص ۴۸)

گورنمنٹ سے لڑنا یا ان لڑنے والوں کی کسی نوع کی مدد کرنا صریح غدر اور حرام ہے۔ (الاقتصاد ص ۴۹)

ان سے لڑنا شرعی جہاد نہیں بلکہ عناد وفساد کہلاتا ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ شخص گنہگار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد وباغی وبدکردار تھے اکثر ان میں عوام کالانعام تھے بعض جو خواص اور علماء کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم دین قرآن وحدیث سے بے بہرہ تھے یا نافہم وبے سمجھ باخبر اور سمجھدار علماء اس میں ہرگز شریک نہیں ہوئے اور نہ اس فتویٰ پر جو اس غدر کو جہاد بنانے کے لئے مفسد لئے پھرتے تھے انہوں نے خوشی سے دستخط کئے۔

(الاقتصاد ص ۴۸)

مجاہدین کے بارے لکھا کہ فساد و بغاوت اور عناد پھیلا کر یہ لوگ حرام موت مرتے ہیں۔ بہشتوں کی خوشیوں سے محروم رہتے ہیں ایسے فسادوں کو جہاد سمجھنا اور اس میں شہادت کی ہوس کرنا سراسر جہالت اور حماقت ہے۔

(ص ۷)

جاگیر

مشہور غیر مقلد عالم مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں ''معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس (رسالہ الاقتصاد) کے معاوضہ میں سرکار انگریزی سے انہیں جاگیر ملی تھی اور اس رسالہ کا پہلا حصہ پیش نظر ہے پوری کتاب تحریف و تدلیس کا عجیب و غریب نمونہ ہے۔ (پہلی اسلامی

تحریک ۲۹)

ایک دوسرے غیر مقلد عالم مولانا عبدالحمید صاحب سوہدروی لکھتے ہیں ''مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعت السنۃ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی اور لفظ وہابی آپ کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا آپ نے حکومت کی خدمت بھی کی اور انعام میں جاگیر بھی پائی۔ (سیرت ثنائی ص ۳۷۲)

مولانا محمد حسین صاحب کی شہادت

پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو ہی سلام کر بیٹھتے ہیں کفر و ارتداد کے اسباب اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے گروہ اہلحدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔ (اشاعت السنۃ ۱۸۸۸ء)

نوٹ: یہ بات بٹالوی صاحب کو چودھویں صدی میں معلوم ہوئی علماء نے چوتھی صدی میں بھانپ لی تھی اور تقلید شخصی کے وجوب کا فتویٰ دیا تھا۔ یہی بات شاہ ولی اللہؒ نے لکھی ہے۔

دیکھیئے بارہ سو سال تک تقلید کی برکت سے یہاں اسلام پھیلا لیکن ترک تقلید کے تجربہ پر ابھی چوتھی صدی ہی گزری تھی کہ لوگ اسلام سے بیزار ہو کر کفر وارتداد کی طرف اتنی تیزی سے بڑھے کہ ترک تقلید کا تجربہ کرنے والے خود چیخ اٹھے اور تسلیم کرنا پڑا کہ تقلید حفاظت اسلام کا عظیم حصار ہے۔

لفظ وہابی کی منسوخی اور اہل حدیث کی الاٹمنٹ۔ آج کل کے غیر مقلدین عوام کو یہ دھوکا دیتے ہیں کہ موجودہ سعودی حکومت والے ہمارے ہم مذہب ہیں وہاں ہمارا تسلط ہے۔ لیکن یہی بات جب مشہور بریلوی عالم مولانا فضل رسول بدایونی نے کہی کہ یہ لوگ وہابی یعنی محمد بن وہاب نجدی کے ہم مذہب ہیں تو نواب صدیق حسن نے اس کو تہمت اور بہتان قرار دیا اور پوری جماعت غیر مقلدین نے متفقہ طور پر حکومت برطانیہ کو درخواست دی کہ ہمیں وہابی کہنے سے قانوناً منع کیا جاوے اور اہل حدیث کا نام الاٹ کیا جاوے۔

بخدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ۔ میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گار ہوں ۱۸۸۶ء میں میں نے اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی اور نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے لہذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریزی کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بارہا ثابت ہوچکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جاچکی ہے...... ہم کمال ادب وانکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس درخواست پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں۔ (اشاعۃ السنہ ص۲۴ جلد ۱۱ شمارہ نمبر۲)

میاں صاحب حج کو گئے

میاں صاحب ۱۳۰۰ھ میں حج کے لئے چلے تو پہلے کمشنر دہلی کی کوٹھی کا طواف کیا اور چھٹی لی ”مولوی نذیر حسین دہلی کے بڑے مقتدر عالم ہیں جنھوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جاتے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ افسر کی مدد وہ چاہیں گے وہ ان کو مدد دے گا۔ کیونکہ وہ کامل طور پر اس مدد کے مستحق ہیں۔ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء الحیات بعد المممات ص۱۴۰ ص۱۳۸ عرب اترتے ہی پہلے جدہ میں برٹش کانسل کی کوٹھی پر حاضری دی چٹھیاں پیش کیں ص۱۴۲ لیکن پھر بھی گرفتاری ہوئی اور اس نئے مذہب پر نوٹس لیا گیا۔ ہدایہ کا نام لے کر۔ دستخط بدل کر جان بچائی پھر بھی توبہ نامہ لکھنا پڑا اس وقت میاں صاحب نے کہا انگریزی حکومت گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔

(الحیاۃ بعد المماۃ ص۱۶۲)

جشن جوبلی ملکہ وکٹوریہ

ایک بہت بڑا دروازہ بنایا جس پر ایک طرف انگریزی میں دوسری طرف اردو میں لکھا۔

دل سے ہے یہ دعائے اہل حدیث

جشن جوبلی مبارک ہو اور ایڈریس دیا

بحضور فیض گنجور کوئین وکٹوریہ گریٹ قیصرۂ ہند بارک اللہ فی سلطنتھا۔ ہم ممبران گروہ اہل حدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی میں جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں آپکی سلطنت میں جو نعمت مذہبی آزادی کی حاصل ہے اس سے یہ گروہ اپنا خاص نصیبہ اٹھا رہا ہے وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص اس سلطنت میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ ان کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یہ یقین ہوسکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت میں بھی یہ آزادی حاصل ہے اس خصوصیت سے یہ یقین ہوسکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔ (اشاعۃ السنہ ۲۰۶ جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر۷)

ایڈریس

اس طرح سرچارلس ایچی سن ۔لارڈ فرن ۔لیڈی ڈفرن کو جو ایڈریس غیر مقلدین نے پیش کئے ان میں بھی لفظ وہابی کی منسوخی اور اہل حدیث کی الاٹمنٹ پر ہزار زبان سے شکریے ادا کئے اشاعۃ السنہ ص ۲۵۳ تا ص ۲۵۶ جلد ۹ شمارہ ۸۔ہم میں حضور کے وفادار جان نثار حضور کی رعایا مولوی نذیر حسین دہلوی ۔ابوسعید محمد حسین بٹالوی وکیل اہل حدیث ہند۔مولوی احمد اللہ واعظ میونسپل کمشنر امرتسر مولوی قطب الدین پیشوائے اہل روپڑ۔مولوی عبداللہ غازی پور۔مولوی محمد سعید بنارس۔مولوی محمد ابراہیم آرہ۔مولوی سید نظام الدین پیشوائے اہل حدیث مدراس۔

(اشاعۃ السنہ ص ۴۰ جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲)

اہل قرآن اہل حدیث

دور برطانیہ سے پہلے یہ دونوں الفاظ اہل سنت والجماعت کے دو علمی طبقوں پر استعمال ہوتے تھے اہل قرآن سے مراد حفاظ ومفسرین اور اہل حدیث سے مراد حضرات محدثین تھے۔لیکن دور برطانیہ میں اہل قرآن ومنکرین حدیث اور اہل حدیث منکرین فقہ کو کہا جانے لگا۔یہ دونوں فرقے ہماری کتابوں سے اوتر وا یا اھل القرآن (ترمذی) اھل القرآن ھم اھل اللہ خاصۃ (نسائی) یا لفظ اہل حدیث وغیرہ دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اس وقت سے ہیں یہ ایسا ہی غلط استدلال ہے جیسے کوئی قادیانی یہ کہے کہ ہمارا ربوہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی تھا اور حضورؐ کے زمانہ میں بھی تھا۔

غیر مقلدین کی سند حدیث

میاں نذیر حسین دہلوی نے سند شاہ اسحاق سے لی باقی غیر مقلدین ان کے شاگرد ہیں الممات ص ۴۳ ص ۶۰ ص ۶۱ وصفحات ص ۲۶۲ تا ص ۲۰۴۔

شاہ اسحاقؒ

کسیکہ حقیقت مذاہب اربعہ نداند انکار اتباع ایشاں کند آں کس ضال است۔

جو شخص چاروں مذہبوں کو حق نہ جانے اور ان کی تقلید سے انکار کرے وہ گمراہ ہے۔

یعنی بعض صورتوں میں وہ کافر ہے اور مبتدع خبیث اور بعض صورتوں میں فاسق اور لفظ ضال عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لئے (تنبیہ الضالین ص ۳۷،۳۶)

میاں عبدالخالق صاحب شاگرد شاہ اسحاقؒ

ہر گز مقلد ایشاں (آئمہ اربعہ) راہر گز بدعتی نخواہند گفت زیرا کہ تقلید ایشاں راتقلید حدیث شریف است پس متبع حدیث رابدعتی گفتن ضلال وموجب نکال است۔

ترجمہ: آئمہ اربعہ کے مقلد کو بدعتی نہ کہنا چاہیے کیونکہ ان کی تقلید سنت کی تقلید ہے اور سنت پر عمل کرنے والے کو بدعتی کہنا گمراہی ہے اور تعزیر ضروری ہے۔

(مسائل ص ۹۳ مسئلہ نمبر ۶۲)

بلکہ فرمایا کہ مقلدین کو بدعتی کہنے والے کے نہ فرض قبول ہیں نہ نفل (ص ۹۳) مفتی صدرالدین صاحب صدر یہ نواب صدیق حسن خاں صاحب کے استاد ہیں (الحطہ ص ۱۰)

کسیکہ مذہب یکے از آئمہ اربعہ اختیار کند آں متبع است سنت رسول اللہ ﷺ وشخصے عامی بلکہ عالم رانیز کہ بمرتبہ اجتہاد نہ رسیدہ باشد تقلید یکے از مجتہدان واجب ست وبالفعل مذاہب اربعہ از مجتہدین است مشہور ومتواتر ومقبول ومدون ومنقول است پس تقلید یکے را از یں چہار آئمہ اختیار باید کرد ومنکران حقیقت مذاہب اربعہ وبدعت گویند اں تقلید ضال ومضل اند وھم ﴿اضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل﴾ (تنبیہ الضالین ص ۴۵)

جو شخص آئمہ اربعہ میں سے کسی کا مقلد ہو وہ سنت نبوی ﷺ کا تابعدار ہے۔ پس عام شخص اور غیر مجتہد عالم پر مجتہد کی تقلید واجب ہے اور چار ہی مذاہب مکمل طور پر مدون اور متواتر ہیں۔ پس ان میں سے کسی ایک مذہب کی (جو اس ملک میں متواتر ہو) تقلید کرے اور مذاہب اربعہ کے حق ادا ہونے کا انکار کرنے والا اور ان مذاہب کو بدعتی کہنے والا خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے بہت سے لوگوں کو سیدھے راستے سے گمراہ کر دیا ہے۔

یعنی یہ مصداق حدیث ضلوا فاضلوا کے ہیں۔

تصانیف

غیر مقلدین کا سب سے پہلا ترجمہ قرآن شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد نے لکھا۔ مشکوٰۃ اور بلوغ المرام کا سب سے پہلا حاشیہ مولوی عبدالوہاب شاگرد نذیر حسین نے لکھا۔ ردتقلید میں سب سے پہلی کتاب معیار الحق سید نذیر حسین نے لکھی۔ نماز کی سب سے پہلی کتاب دستور المتقی لکھی گئی۔ تاریخ اہل حدیث سب سے پہلے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے لکھی۔ ان کا کوئی ترجمہ تفسیر قرآن۔ ترجمہ وشرح حدیث۔ نماز کی کتاب انگریز کے دور سے پہلے کی نہیں ہے جیسا کہ منکرین حدیث اور منکرین ختم نبوت کا کوئی ترجمہ قرآن۔ حدیث یا نماز کی کتاب یا مدرسہ۔ مسجد انگریز کے دور سے پہلے کی نہیں ہیں۔

شہروں میں

مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی سے پہلے صوبہ بہار میں۔ مولوی شمس الحق ڈیانوی سے پہلے پٹنہ میں مولانا عبدالعزیز مؤلف حسن البیان سے پہلے دربھنگہ میں مولوی عبدالغفور سے پہلے بنگال میں مولوی سعداللہ سے پہلے آسام میں مولوی محمد حیات سے پہلے سندھ میں مولوی عبداللہ غزنوی سے پہلے امرتسر میں میاں نذیر حسین سے پہلے دہلی میں مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی سے پہلے پاک وہند میں کوئی غیر مقلد موجود نہ تھا۔ ثبوت بذمہ مدعی)

نسب نامہ

آپ کسی منکر حدیث یا قادیانی سے پوچھیں کہ آپ کب سے اس مذہب میں آئے ہو وہ اولاً تو یہی بتائے گا کہ میں ہی بنا ہوں یا باپ اور بہت بڑھا تو دادا تک کا نام بتائے گا اس کے اوپر وہ نہیں بتا سکتا۔ یہی حال غیر مقلدین کا ہے غزنوی خاندان میں مولانا عبداللہ غزنوی سے پہلے لکھوی خاندان میں مولانا محمد صاحب لکھوی سے پہلے بھوپال میں نواب صدیق حسن خان سے پہلے کوئی غیر مقلد نہ تھا۔

مساجد

پنجاب میں ان کی مسجد چینیانوالی مسجد بنی جس کا پہلا خطیب عبداللہ چکڑالوی تھا جو رات دن فقہ کے خلاف زہر اگلتا۔ آخر فقہ کی مخالفت کا وبال یہ پڑا کہ منکرین حدیث کا بانی بن گیا اپنی اس چھوٹی مسجد میں دوسرا خطیب مرزا غلام احمد قادیانی بنا یہ ان کی مساجد کا فیض ہے۔

مدرسہ

دہلی کا مشہور مدرسہ جہاں شاہ اسحاق صاحب کا درس ہوتا تھا۔ اور عرب وعجم میں یہ مدرسہ مشہور تھا۔ جب شاہ صاحب کو برطانیہ نے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ تو اس مدرسے کی شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہاں نذیر حسین کو شاہ اسحاق کا نائب مشہور کر کے یہاں بٹھا دیا مدرسے کی شہرت اور شاہ اسحاقؒ کی شہرت کی وجہ سے ابتداء کئی سالوں میں بہت سے لوگ داخل ہوئے۔ یہی سب سے پہلا مدرسہ تھا۔

غیر مقلدین کا طریقہ واردات

غیر مقلدین کا ابتدائی مدرسہ میاں نذیر حسین دہلوی کا مدرسہ تھا۔ وہاں احناف کے خلاف جو تعصب کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیں۔ مولانا عبدالعلی صاحب جو میاں صاحب کے مدرسہ کے قریب رہتے تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے محلّہ میں ایک امام مسجد تھے جو میاں نذیر حسین کے مدرسہ کے مدرس تھے وہ ایک حنفی عورت کو اغواء کر کے لے آیا جس کا خاوند زندہ تھا محلّہ میں ایک اور غیر مقلد معمر مولوی صاحب رہتے تھے۔ اس عورت نے ان میاں جی کو پیغام بھیجا وہ آئے تو عورت نے کہا کہ میرا خاوند زندہ ہے یہ ظالم مجھے دھوکہ سے لے آیا ہے خدا کے لئے مجھے اس ظالم کے پنجے سے نکلواؤ۔ میاں جی اسے تسلی دے کر چلے گئے۔ پھر مولوی صاحب نے میاں جی سے کہا کہ میرے پاس ایک عورت ہے اس سے مجھے بہت محبت ہے مگر اس کا خاوند زندہ ہے کوئی ایسی تدبیر بتایئے کہ وہ عورت میرے قابو میں رہے اور شریعت میں بھی جائز ہو میاں جی نے کہا یہ لوگ یعنی حنفی المذہب مستحل الدم ہیں (یعنی ان کو مارڈالنا جائز ہے) ان کا مال، مالِ غنیمت ہے ان کی بیویاں ہمارے لئے جائز ہیں، آپ قابو میں لا سکتے ہوں تو شوق سے لایئے اس نے کہا بس مجھے یہی چاہیے تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اور لوگوں کو پتہ چلا انہوں نے اس عورت کے خاوند کو بلایا عورت اس کے حوالے کی اور مولوی کی پٹائی کی۔ ملخصاً (دہلی اور اس کے اطراف ص ۶۰، ۵۹ مولانا عبدالحی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ) مولانا عبدالحی صاحب ہی فرماتے ہیں کہ۔

جامع مسجد دہلی

دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد جامع مسجد نماز کے واسطے گیا نماز کے بعد جا بجا وعظ ہونے لگا منبر پر مولوی محمد اکبر وعظ کہتے ہیں یہ بزرگ حنفیوں کا خوب خاکہ اڑاتے ہیں۔ دل کھول کر تبرا کرتے ہیں اور اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہدایہ پڑھانے سے توبہ کی ہے۔ فرماتے تھے آج کوئی ہے جس نے ہدایہ پڑھانے سے توبہ کر کے کلام مجید کی تعلیم شروع کی ہو۔ سب جہنم میں جائیں گے اور ہر ہر بات پر اپنی بڑائی بیان کرتے ہیں ہر آیت کو دہلی اور اپنے اوپر اتارتے ہیں اہل دہلی کو ظالمین اور مشرکین سے ملاتے ہیں۔ (دہلی اور اس کے اطراف ص ۶۸۔۶۹)

احترام مسجد

غیر مقلدین رات کے وقت مقلدین کی مسجدوں میں غلاظتیں اور گوشت کے سڑے ہوئے ٹکڑے اور دوسری ناپاک اشیاء پھینک جاتے ہیں۔

(دہلی اور اس کے اطراف)

مساجد

اہل سنت والجماعت کی مساجد عبادت گاہ بھی تھیں اور درس جہاد بھی یہیں ملتا تھا انگریز ان سے بہت خائف تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ مسجد میں درس جہاد بند ہو اور جہاد کا نام لینے والوں پر مقدمے چلائے جائیں۔ اب شیعہ کا امام باڑہ ہماری مسجد سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ قادیانی بھی الگ تھلگ تھے۔ غیر مقلدین ہماری مساجد میں نماز پڑھنے آتے اور فساد شروع کر دیتے تمہارا وضو غلط نماز باطل جمعہ بے کار عیدین غلط جنازے غلط کبھی ہدایہ عالمگیری کا مذاق اڑاتے۔ حنفیوں کو بدعتی ومشرک کہتے فقہ حنفی کو نھیق الحمیر اور فرطۃ البیر سے تشبیہ دیتے (ہدایۃ المھدی ج ا ص ۱۰۲) مسائل فقہ کو بمنزلہ خنزیر قرار دیتے (ارشاد محمدی ج ۲ ص ۱۳) اور مساجد میں فساد ڈالتے تاکہ یہ لوگ یہیں لڑتے رہیں اور میدان جہاد میں نہ جائیں۔ اگر کوئی سمجھاتا تو اس سے گالم گلوچ اور ہاتھا پائی کرتے۔ حکومت کی طرف رجوع کرتے وفاداری کی چٹھیاں ساتھ لے جاتے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر دیتے۔ الحیات بعد الممات میں ہے اس زمانہ میں احناف اور اہل حدیث کے درمیان بکثرت مقدمات عدالت دیوانی وفوجداری میں دائر تھے ص ۶۱۱ تقلید اور عدم تقلید کی ناگوار بحث نے اسقدر طول کھینچا کہ مناظرہ سے مناقشہ اور مناقشہ سے مجادلہ اور مجادلہ سے منازعت تک نوبت پہنچی ایک فریق دوسرے کی تکفیر کرنے لگا اور انگریزی عدالت دیوانی اور فوجداری میں بہ کثرت مقدمات دائر ہوئے اور اب تک ہوتے جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو اس قسم کی مقدمہ بازی کو غالباً جہاد فی سبیل اللہ سمجھتے ہیں بیشتر مقدمے سب ڈویژن اور ضلع سے گزر کر ہائی کورٹ الہ آباد اور کلکتہ تک پہنچے اور ایک مقدمہ تو پریوی کونسل لنڈن تک لڑا۔ جس میں غیر مقلدین کامیاب رہے۔ یعنی اہل حدیث (ص ۶۱۴) یہ ان کا اپنا اقرار ہے کہ غیر مقلدین کی تاریخ مساجد میں فساد برپا کرنے کشت وخون کرنے۔ غلاظت پھینکنے اور مسجدوں کو تالے لگوا کر عدالتوں میں جانے سے شروع ہوتی ہے جو لوگ جہاد کے بھگوڑے تھے انہوں نے مسجد جیسی عبادت گاہ کو میدان جنگ بنا دیا۔ اور اس فساد سے اتنے مقدمات ہوئے کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

جامع الشواہد

اہل سنت والجماعت علماء ایک طرف تختہ دار پر لٹک رہے تھے۔ بہت سے کالے پانی بھیجے جا چکے تھے۔ جو کسی طرح بچے تھے ان کو غیر مقلدین نے عدالتوں میں حاضر کروا دیا۔ اس پر احناف نے ایک فتویٰ تیار کیا جس کا نام جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد رکھا۔ اس میں تحریر کیا کہ مساجد عبادتگاہ ہیں۔ میدان جنگ نہیں جو شخص بلاوجہ مسجد میں فساد برپا کرے اسے مسجد میں نہ آنے دیا جائے اس فتویٰ کا مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ جس طرح چاہیں نماز پڑھیں مگر اپنی علیحدہ مساجد

بنالیں تاکہ ہماری مساجد فتنہ سے محفوظ ہو جائیں۔ لیکن حکومت برطانیہ کو معلوم تھا اگر یہ لوگ حنفی مساجد میں جانے سے رک گئے تو وہ مساجد بھی درس جہاد کا مرکز بن جائیں گی اس لئے حکومت نے ان فتوؤں کو بے اثر کرنے کے لئے ایک معاہدہ فریقین سے لکھوایا کہ ہر مسجد میں ہر شخص نماز پڑھنے کا مجاز ہے۔ یہ معاہدہ نواب صدیق حسن کی کتاب ترجمان وہابیہ کے آخر میں ص ۲۷، ۷۱ پر درج ہے۔ اس سے غیر مقلدوں کو مستقل ثانوی تحفظ مل گیا۔ اور وہ ہماری مساجد میں فساد پھیلاتے رہے کاش۔ جس طرح اہل سنت نے ہزاروں کافروں کو مسلمان اہل سنت وجماعت حنفی بنایا تھا اس طرح غیر مقلدین بھی سو دو سو سکھوں کو یا بیس پچیس ہندوؤں کو غیر مقلد بناتے لیکن یہ تو صرف مسلمانوں کو لڑانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے تاکہ مسلمان اپنی طاقت خانہ جنگی میں ختم کرتے رہیں۔ اور انگریز بہادر اپنی حکومت بے خوف وخطر کرتا رہا۔ لیکن اب تو انگریز جا چکا۔ ملک اپنا ہے حکومت اپنی ہے ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ انگریز کے یہاں آنے سے پہلے جس طرح سب لوگ

امن چین سے رہتے تھے اس طرح اب بھی رہیں۔ وہی نماز وہی روزہ وہی حج رہے اور نئے مسئلے جو یہاں انگریز کے دور میں اٹھے ہیں ان کو ختم کر دیں۔